14055-انسانیت کودین کی ضرورت ؟

سوال

لوگوں کو دین کی ضرورت کیوں ہے ؟
کیا یہ کافی نہیں کہ لوگوں کی زندگی کی حفاظت اور ضبط کے لئے قوانین بنادیئے جائیں ؟

پسندیدہ جواب

انسان کواس کی دوسری ضروریات زندگی سے بھی زیادہ دین کی ضرورت ہے کیونکہ انسان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان مواقع کوجانے جس سے اللہ تعالی کی رضا حاصل ہوتی ہے اور اسی طرح ان مواقع کو بھی جاننا ضروری ہے جواس کی ناراضگی کا باعث بنتے ہیں ۔

اوراسی طرح ایسے کام اور حرکت کرنی بھی ضروری ہے جوکہ نافع اوراس کے اس کے نقصان کودور کرے اوریہ شریعت ہی ہے جوان اشیاء اور کاموں میں تمیز کرتی ہے کہ کونسی چیز نافع اور کونسی نقصان دہ ہے اوریہ شریعت ہی لوگوں کے درمیان اللہ تعالی کا عدل وانصاف ہے اوراس کے بندوں کے درمیان اس کا نوراورروشنی ہے ۔

تولوگوں کے لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ ایسی شریعت کے بغیر زندگی گزار سکیں جس سے وہ یہ تمیز کرسکیں کہ انہوں نے کون سا کام کرنا اور کون سا نہیں کرنا ۔

تواگرانسان کے لئے ارادہ ہے توپھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جوچاہتا ہے اس کے لئے اس کی معرفت بھی ضروری ہے ، اورکیا وہ نفع مند ہے یا کہ نقصان دہ ، اورکیا وہ میری اصلاح کرے گا یا کہ اسے فساد میں بتلا کردے گا ؟

تواسے کچھ لوگ تواپنی فطرت اور بعض اپنی علتوں کے استدلال کے ساتھ جانتے ہوں گے اور بعض کواس کا علم نہیں اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ انہیں رسول بیان نہ کردیں اور انہیں اس کی راہ نہ دکھادیں اوررسول ان کے لئے اس کی تعرف نہ کردیں ۔

دیکھیں کتاب : التدمریۃ تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ صفحہ نمبر (213 - 214)

اورمفتاح دارالسعادۃ جلد نمبر (2 - صفحہ نمبر - 383)

مادی اورالحادی مذھب کا گراف جتنا بھی بلندی پر چلاجائے اوروہ خوبصورتی اختیار کرلے اورجتنے بھی افکارونظریات پیدا ہوجائیں توپھر بھی معاشرے اورافراد کودین صحیح سے مستغنی اور کفایت نہیں کرتے اورنہ ہی ان میں یہ سکت اورطاقت ہے کہ وہ روح اورجسم کی طلبات پورا کرسکیں بلکہ آدمی جتنا بھی اس میں داخل ہوگا اسے اتنا ہی یقین کامل ہوگا یہ امن نہیں دے سکتے اورنہ ہی پیاسے کی پیاس بجھاسکتے ہیں ۔

تواس سے چھٹکارا حاصل کرکے دین صحیح کے علاوہ کوئی ایسی چیز نہیں جہاں پر بھاگ کرجایا جائے ، ارنسٹ رینن کا کہنا ہے کہ (یہ ممکن ہے کہ ہروہ چیز جسے ہم پسند کرتے ہیں وہ نیست ونابود اورتباہ ہوجائے اور عقل وعلم اور صنعت کا استعمال زندگی باطل اور ختم ہوجائے لیکن یہ مستحیل اورناممکن ہے کہ دین اختیار کرنا اوردین دار ہونا نیست ونابود اورتباہی کا شکار ہو بلکہ مادیت کے مذاھب کوباطل کرنے والی دلیل وحجت باقی رہے گی وہ مادی مذھب جوانسان کوزمینی زندگی کے اندر کمینی قسم کی سختیوں میں گھیرنے کی کوشش میں رہتا ہے)

دیکھیں کتاب : الدین تالیف : عبداللہ دراز صفحہ نمبر (87)

اور محمد فرید وجدی کا قول ہے کہ :

(یہ مستحیل ہے کہ دینی سوچ اور دین اختیار کرنے کی سوچ نیست و نابود اور اس کا وجود ختم ہو جائے کیونکہ یہ میلان نفس کی سب سے بلندی ہے اور اس کی شفقت و نرمی کا سب سے اچھا درجہ ہے اور ایسے مبالغہ والا میلان ہے جو کہ انسان کے سر کو بلند کرتا ہے بلکہ یہ میلان اور زیادہ ہوتا ہے ۔

تو جب تک انسان عقل و دانش رکھتا ہے جس کے ساتھ اسے خوبصورتی اور بدصورتی کی پہچان ہوتی ہے تو دین اختیار کرنے کی فطرت اسے ادراک و فہم اور معرفت میں زیادتی کے حساب سے لازمی اور ضروری مل کر رہے گی)

دیکھیں کتاب : الدین ۔ صفحہ نمبر : (87)

تو جب انسان اپنے رب سے دور جاتا ہے تو وہ اپنے ادراک میں بلندی اور علم کی وسعت کے حساب سے اسے اپنے رب کے ساتھ اور جو اس پر واجب ہے میں جہالت کی عظمت کا ادراک ہوتا ہے کہ وہ کتنی بڑی جہالت میں ہے اور اسی طرح اپنے نفس کے لئے ان اشیاء سے جو کہ اس کی اصلاح یا پھر اسے خراب کریں اور اس میں اس کی سعادت مندی ہے یا کہ بدبختی میں جہالت کا ادراک ہوتا ہے ۔

اور اسی طرح اس کا علوم کی جزئیات اور مفردات میں جاہل ہونا مثلا فلکیات کا علم اور علم کہکشاں اور کمپیوٹر کا علم اور اسی طرح ایٹمی علم سے بھی اسے اپنی جہالت کی کیفیت کا ادراک ہوتا ہے ۔

تو اس وقت عالم غرور اور تکبر کے مرحلہ سے تواضع اور عاجزی اور انکساری اور تسلیم کے مرحلے کی طرف لوٹتا ہے اور پھر اس کا اعتقاد بن جاتا ہے کہ ان علوم کے پیچھے کوئی ایسا عالم اور حکمت والا ہے اور اس طبیعت کے پیچھے کوئی خالق ہے جو کہ اس کی قدرت رکھتا ہے ۔

تو یہ حقیقت حال ایک انصاف کے متلاشی کو یہ لازم کرتی ہے کہ وہ غیب پر ایمان لائے اور سیدھے اور مضبوط دین کا اقرار کرے اور اس کی اطاعت میں داخل ہو اور فطرتی اور طبعی پکار کو قبول کرے ، تو اگر انسان اس سے کنارہ کرے گا تو اس فطرت الٹ ہو جائے گی اور وہ ان حیوانات کی صف میں شامل ہو جائے گا جو کہ گونگے اور بے عقل ہیں ۔

اور خلاصہ یہ کہ دین حق کو اختیار کرنا چاہیے ۔ وہ دین جو کہ اللہ تعالی کی توحید اور اسے اکیلا ماننے پر مبنی ہو اور اس اللہ وحدہ کی عبادت اللہ کے مشروع کردہ طریقے کے مطابق ہونی چاہئے ۔ تو اس دین کو اختیار کرنا زندگی کا ضروری عنصر ہے تا کہ انسان اللہ رب العالمین کی بندگی حاصلی کر سکے اور دونوں جہانوں میں اپنی سعادت کو حاصلی کرے اور ہلاکت اور تکالیف سے سلامت رہے ۔

اور یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ تا کہ انسان اپنی نظریاتی قوت و طاقت کو پورا کر سکے تو اسی ایک چیز کے ساتھ ہی عقل اپنی خواہشات کی تکمیل کر سکتی ہے اور اسکے بغیر اس کے بلند بالا مقاصد پورے نہیں ہو سکتے ۔

اور روح کے تزکیہ اور قوت وجدان کی تہذیب کے لئے یہ ایک ضروری عنصر ہے جبکہ انتہائی شرافت دین میں عوج ثریا کی مجال ہے اور ایسا گھاٹ ہے کہ جس کا پانی ختم نہیں ہو سکتا اور اس میں اپنی غرض و غایت حاصلی کی جا سکتی ہے ۔

اور عنصر اس لئے بھی ضروری ہے تاکہ قوت ارادی مکمل ہو جو سب سے عظیم سبب اور دوافع کے ساتھ زیادہ اور ناامیدی اور مایوسی سے بچانے والے سب سے بڑے وسائل کے ساتھ مضبوطی اختیار کرتا ہے ۔

تو اس بنا پر تو اگر کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ انسان طبعی طور پر شہری ہے تو ہم بھی یہ ضرور کہیں گے (بیشک انسان فطرتی طور پر دین دار اور متدین ہے)

دیکھیں کتاب ، ، الدین ، ، تالیف عبداللہ دراز ۔ صفحہ نمبر ۔ (84 ۔ 85)

کیونکہ انسان کی دو قوتیں ہیں ، ، علمی نظریاتی قوت ، ، اور ، ، علمی ارادی قوت ، ، اور انسان کی مکمل سعادت مندی اس کی علمی ارادی قوت پر موقوف اور اسکا دارومدار ہے اور قوت علمی کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ مندرجہ ذیل امور کی معرفت نہ ہو :

1 ۔ اس معبود کی معرفت جو کہ خالق اور رازق ہے اور جس نے انسان کو عدم سے وجود دیا اور اس پر اپنی نعمتیں مکمل کیں ۔

2 ۔ اللہ تعالی کے اسماء اور اس کی صفات کی معرفت و پہچان اور جو اس کے واجبات ہیں اور ان اسماء کا اس کے بندوں پر اثر کی بھی معرفت ۔

3 ۔ ان راستوں کی پہچان اور معرفت جن کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالی کی طرف پہنچا جا سکتا ہے ۔

4 ۔ ان آفات اور عمل سے روکنے والی چیزوں کی معرفت جو کہ انسان اور اس راستے اور اس تک جو عظیم نعمتیں حاصلی ہوتی ہیں ان کے درمیان حائل ہوں ان کی معرفت ۔

5 ۔ اپنے نفس کی حقیقی معرفت اور جن کا یہ محتاج اور جو اس کی اصلاح کریں یا اس کے فساد کا باعث ہوں اور ان کی عیبوں اور ممیزات کی معرفت جس پر یہ مشتمل ہے ۔

تو ان پانچ چیزوں کی معرفت سے انسان کی قوت علمی کامل ہوتی ہے اور قوت علمی ارادی کی تکمیل اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک کہ اللہ تعالی کے ان حقوق کا خیال نہ رکھا جائے جو کہ بندے پر ہیں اور پھر یہ حقوق اخلاص اور صدق و خیر خواہی اور اتباع و اطاعت اور اپنے اوپر اس کے احسان کی گواہی کے ساتھ ادا ہونے ضروری ہیں ۔

اور یہ دونوں قوتیں اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اللہ تعالی کی مدد و تعاون شامل حال نہ ہو تو بندہ مجبور ہے یہاں تک کہ اللہ تعالی اسے صراط مستقیم کی ہدایت دے جس نے اپنے اولیاء کو اس صراط مستقیم کی ہدایت دی ہے ۔

دیکھیں : الفوائد صفحہ نمبر ۔ (18 ۔ 19)

یہ علم ہو جانے کے بعد کہ صحیح دین ہی مختلف نفسوں کی تقویت کے لئے مدد الہی ہے کیونکہ دین ہی معاشرہ کے لئے بچاؤ کی ڈھال ہے اور اس لئے کہ انسانی زندگی کا قیام اس کے اعضاء کے درمیان تعاون کے ساتھ ہی ممکن ہے اور یہ تعاون اس وقت تک پورا نہیں ہوتا جب تک کہ کوئی ایسا نظام نہ ہو جو کہ ان کے علاقات کی تنظیم اور ان کے واجبات کی تحدید کرے اور ان کے حقوق کا کفیل ہو ۔

اور یہ نظام کسی ایسی سلطان اور دلیل کے بغیر نہیں ہو سکتا جو کہ مخالفت کو روکنے والی اور نفس کو بے عزت ہونے سے روکے اور اسے اس کی حفاظت کی رغبت ہو اور نفوس میں اس کی ہیبت کی ضامن ہو اور اس کے محرمات کو توڑنے سے محفوظ رکھے تو یہ دلیل کیا ہے ؟

میں کہتا ہوں : کہ روئے زمیں پر کوئی ایسی قوت نہیں جو کہ دین اختیار کرنے کی قوت کا مقابلہ کر سکے یا نظام کے احترام کرنے میں اس کی برابری ہی کر سکتی ہو ، اور معاشرے کے نظام کے استقرار اور اس کے ٹھراؤ اور اجتماعیت اور اس میں راحت کے اسباب اور معاشرے کے اندر اطمنان کی ضامن ہو ۔

اوراس میں رازیہ ہے کہ جتنی بھی جاندار مخلوقات ہیں ان میں سے انسان کو یہ امتیاز حاصلی ہے کہ اس کی حرکات وسکنات اور تصرفات اختیاری جس کی قیادت ایک ایسی چیز کررہی ہے جسے آنکھیں اورکان نہیں پاسکتے اور یقینی طورپر عقیدہ ایمانی ہے جوکہ روح کومہذب بناتااوراعضاء کاتزکیہ کرتا ہے توانسان ہمیشہ یا توعقیدہ صحیح کے ساتھ چلتا ہے یا پھر عقیدہ فاسدہ کے ساتھ تواگراس کا عقیدہ صحیح ہوجائے تواس میں ہرچیز صحیح ہوجاتی ہے اوراگر عقیدہ ہی فاسد ہوجائے توہرچیز خراب اورفاسد ہوجائے گی ۔

توعقیدہ اورایمان یہ دونوں انسان کے ذاتی محافظ ونگہبان ہیں اوران {جس طرح کہ عام انسانوں میں ہے} کی دو قسمیں ہیں :

1 ۔ ایسا ایمان جوکہ انسانی افضلیت اورعزت اورصرف ایسے معانی جس کی مخالفت کرنے سے نفس حیا کریں حتی کہ اگراس کی مادی جزا ختم بھی کردی جائے ۔

2 ۔ اوراللہ تعالی پرایمان رکھنااوریہ کہ اللہ تعالی اس کے پوشیدہ رازوں کا بھی نگہبان ہے وہ پوشیدہ اورچھپی ہوئی چیزوں کوجانتا ہے توشریعت اپنی دلیل اللہ تعالی کے امراورنہی سے حاصلی کرتی ہے اورشعوراورحواس سے حیاء کی بناپرگرم تپتے ہیں یا تواللہ تعالی کے ڈراورخوف سے اوریا پھراس کی محبت سے >اوریا پھرامحبت <اورخوف دونوں کی بناپر ۔

اوراس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ ایمان کی یہ قسم دونوں قسموں میں سے انسانی نفس پردلیل ہونے کے ناطے زیادہ قوی ہے اوریہ خواہشات کی آندھیوں اوراس کے تھپیڑوں کامقابلہ کرنے میں زیادہ قوی ہے اورعام وخاص میں نافذ ہونے کے اعتبار سے بھی زیادہ تیزاورجلد میں نافذ ہوجاتی ہے ۔

تواس وجہ سے لوگوں کے درمیان عدل وانصاف کے قواعدپرمبنی معاملات میں دین ہی سب سے بہترضمانت ہے اورپھر یہ اجتماعی اورمعاشرتی ضرورت بھی ہے ، تواس میں کوئی شک نہیں کہ امت میں دین ایسے ہی ہے جس طرح کہ جسم میں دل ہوتا ہے ۔

دیکھیں : الدین صفحہ نمبر : (98 - 102)

توجب عمومی طورپر دین کا یہ مرتبہ ہے توآج اس دنیا میں کتنے ہی دین اورطریقے پائے جاتے ہیں اورآپ ہرقوم کودیکھیں گہ کہ اس کے پاس جو بھی دین ہے وہ اس پرخوش ہے اورسختی سے اسی پرکاربند ہے ، تووہ کونسا ایسا صحیح دین ہے جوکہ نفس انسانی کی شوق کو پوراکرسکے ؟ اوردین حق کے کیا ضوابط اوراصول ہیں ؟ .